پتھر کا سوُپ

کہتے ہیں کہ آئرلینڈ میں کسی زمانے میں ایک بوڑھا رہتا تھا۔ وہ تھا بڑا عقل مند۔ وہ ایک بار دور دراز کے سفر پر روانہ ہوا۔ اس کے پاس جو کچھ تھا سب ختم ہوگیا۔ اب تو وہ بھوکا رہنے پر مجبور تھا۔ اس کی سمجھ میں کچھ نہیں آتا تھا کہ کیا کرے، اور بھوک تھی کہ برابر بڑھتی جارہی تھی۔ اِدھر بارش ہونی شروع ہوئی تو رُکنے کا نام نہیں لیتی تھی۔

اس کے تمام کپڑے پانی سے تر ہو گئے۔ رات ہوگئی تھی اور ابھی تو اُسے بہت دور جانا تھا۔ کچھ دور پر اسے ایک روشنی دکھائی دی۔ ''ارے یہاں تو کوئی رہتا ہے۔'' اس نے غور سے دیکھا اور ذرا قریب گیا تو پتا چلا کہ یہ تو شاندار مکان ہے۔ وہ ہمّت کر کے مکان کے قریب چلا گیا۔ اس نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ دروازہ کھلا۔ یہ رسوئی گھر تھا۔

باورچی نے کہا۔ ''تم کو مجھ سے کیا کام ہے؟''

بوڑھے نے کہا۔ ''میں بہت بھوکا ہوں۔ مجھے کچھ کھلاؤ۔''

باورچی نے کہا۔ ''مجھے ابھی بہت کام ہے۔ ابھی مجھے مرغ کا گوشت پکانا ہے۔ مالک کے آنے کا وقت ہوگیا۔تم یہاں سے بھاگ جاؤ۔''

بوڑھے نے خوشامد کرتے ہوئے کہا۔ ''اچھا تو مجھے اپنے کپڑے سُکھا لینے دو۔ دیکھتے نہیں مارے سردی کے تھرتھر کانپ رہا ہوں۔ اور بہت تھک گیا ہوں۔ ذرا میرے اوپر رحم کرکے مجھے اتنی اجازت دے دو کہ میں تمھارے چولھے کے سامنے بیٹھ جاؤں۔ بس میں تھوڑی دیر بیٹھوں گا۔''

''اچھا تو تم چولھے کے پاس بیٹھ جاؤ، لیکن میرا وقت خراب مت کرو۔ چپ چاپ بیٹھو۔'' وہ بوڑھا شکریہ کہہ کر آگ کے پاس بیٹھ گیا۔

آگ تیز تو تھی ہی، اس کے کپڑے سوکھ گئے اور اس کے بدن میں گرمی آئی۔ اب اس کی بھوک اور بڑھ گئی۔ آخر اس نے اپنے دماغ پر زور ڈالا، اور اس کی سمجھ میں ایک ترکیب آئی۔ اس نے باورچی سے کہا۔ ''تم جانتے ہو، میں بہت اچھا باورچی ہوں۔ میں بہت اچھا سوپ (شوربہ) تیار کرسکتا ہوں۔ اور اس میں خرچ بھی کم ہوتا ہے۔ اسے پتّھر سے تیار کرتے ہیں۔''

''پتھر کا سوپ؛ میں نے تو ایسے سوپ کا نام بھی نہیں سُنا۔ تم کیسے بناتے ہو؟''—— ''اس میں کیا مشکل ہے؟ میں ابھی تم کو سِکھا دیتا ہوں۔ پھر تم بھی پکاتے رہنا—'' باورچی نے اسے ہانڈی اور پانی دے دیا۔ بوڑھے نے ہانڈی میں تھوڑا پانی بھر کر آگ پر رکھ دیا۔ پھر اس نے ایک صاف سُتھرا پتھر جیب سے نکالا اور اچھی طرح دھوکر ہانڈی میں ڈال دیا۔ جب پانی کچھ گرم ہوگیا تو اس نے ذرا سا پانی لے کر چکّھا، اور بولا۔'' ''بڑا مزے دار سوپ ہے۔ بس ذرا نمک پڑے گا۔ تم جانتے ہو کہ نمک تو ہر کھانے میں ہونا ضروری ہے۔'' باورچی نمک لینے گیا۔ سامنے میز پر کچھ سبز ترکاری رکھی تھی۔ بوڑھے نے بڑھ کر کچھ ترکاری بھی ڈال دی۔ اتنے میں باورچی نے نمک

لا کر دیا۔ بوڑھے نے ہانڈی کو دیکھا۔ ’’بڑا اچھا سوُپ تیار ہونے والا ہے۔ بس ذرا سا پیاز لہسن اور پڑے گا۔‘‘

باورچی نے کہا۔ ’’تم اسے دیکھتے رہو۔ کہیں زیادہ نہ پک جائے۔ میں ابھی پیاز اور لہسن لا کر دیتا ہوں۔‘‘ اور ذرا سی دیر میں باورچی نے اسے کچھ پیاز لہسن اور مرچ لا کر دیے۔ بوڑھے نے پیاز، لہسن اور مرچ کاٹ کر ہانڈی میں ڈال دیے۔ اب ہانڈی میں سے بڑی اچھی خوشبو آئی۔ کتنا اچھا سوُپ تیار ہوا ہے۔ بس اسے ذرا سا چلانے کی ضرورت ہے۔

باورچی نے کہا۔ ’’تم فکر مت کرو، میں ابھی تم کو بڑا چمچا لا کر دیتا ہو۔‘‘

بوڑھے نے کہا۔ ’’نہیں اس کی ضرورت نہیں۔ پتھر کے سوُپ کی ہانڈی چمچ سے نہیں چلائی جاتی۔ یہ سامنے

گوشت رکھا ہے اگر تم کہو تو میں اس میں جو بڑی ہڈّی پڑی ہے اس سے اپنی ہانڈی چلا لوں۔''

باورچی نے کہا۔''ضرور، ضرور۔'' اس نے بڑی سی ہڈّی اٹھالی، جس کے سرے پر کافی گوشت لگا ہوا تھا، اور اس سے ہانڈی کو چلانا شروع کر دیا۔ وہ ہانڈی چلاتا جاتا تھا اور باورچی سے باتیں کرتا جاتا تھا۔ باورچی بھی بڑے غور سے ہانڈی کو دیکھ رہا تھا اور اس کی باتیں سن رہا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ اگر یہ سُوپ اچھا ہوا تو میں اس ترکیب سے پتھر کا سُوپ پکا کر لوگوں کو دکھاؤں گا اور حیرت میں ڈال دوں گا اور لوگ میرا سُوپ پینے کے لیے دور دور کے ملکوں سے آیا کریں گے۔

بوڑھے نے کہا۔''سُوپ تو اچھا ہے۔ البتہ ذرا پتلا ہے۔ اس لیے اگر تمھارے پاس کچھ آٹا ہو تو مجھے دے دو۔ اس کو ڈال کر سُوپ کو گاڑھا کر دوں۔'' باورچی نے اسے تھوڑا سا آٹا دے دیا۔ اس نے یہ آٹا بھی ہانڈی میں ڈال دیا اور ہڈی سے چلاتا رہا اور تھوڑی دیر کے بعد چکھ کر بولا۔''بھائی ذرا سی کسر ہے ورنہ مجھے یقین ہے کہ تم نے ایسا سُوپ کبھی چکّھا بھی نہ ہوگا۔'' باورچی نے کہا۔''نہیں بھائی میں کہاں چکھتا اور مجھے تو حیرت ہے کہ پتھر کا سُوپ بھی تیار ہو سکتا ہے۔'' ''مگر اب کیا کسر رہ گئی ہے؟'' بوڑھے نے کہا۔'' اگر اس وقت کہیں ذرا سا مکھّن اور بوند بھر دودھ ہوتا تو ہم یہ پتھر کا سُوپ بادشاہ کو بھی پیش کر سکتے تھے۔''

باورچی نے کہا'' ذرا ٹھہرو۔ میرے پاس مکھّن اور دودھ دونوں ہیں۔'' ذرا سی دیر میں اس نے مکھّن اور دودھ لا کر دے دیا۔ بوڑھے نے اسے بھی ہانڈی میں ڈال دیا اور خوب اچھی طرح پھینٹنے لگا۔ ہانڈی میں سے اب اور اچھی خوشبو اٹھنے لگی۔ بوڑھے نے کہا'' اتنا شاندار سُوپ تیار ہو رہا ہے۔ تم کہو تو یہ مُرغی کا گوشت بھی اس میں ڈال دوں۔ تاکہ کوئی کمی نہ رہ جائے اس پتھر کے سُوپ میں۔''

باورچی تو غور سے ٹکٹکی باندھے ہوئے دیکھ رہا تھا۔ اسے تو دنیا کی اور کسی چیز کا خیال نہ تھا۔ بوڑھے نے اُسے اپنی باتوں میں ایسا لگایا کہ اس نے کہا'' ضرور، ضرور۔''

اب بوڑھے نے مُرغی کا سارا گوشت ہانڈی میں ڈال دیا۔ اور باورچی سے بولا۔'' اب ذرا سے صبر کی

ضرورت ہے۔تم دیکھنا کتنے مزے کی ہانڈی تیار ہوتی ہے۔ اب تو تمام رسوئی گھر میں ہانڈی کی خوشبو پھیل رہی ہے۔''

باورچی نے کہا۔''اور وہ بھی پتھر کا۔''

بوڑھے نے کہا۔''یہ کوئی حیرت کی بات نہیں ہے۔ میں تم کو کمال تو اَب دکھاتا ہوں۔'' یہ کہہ کر اس نے ہانڈی میں سے پتھر نکال لیا۔ اور دھوکر کہا۔'' دیکھو یہ پتھر ابھی جوں کا توں موجود ہے۔''

باورچی یہ دیکھ کر حیرت میں پڑ گیا۔ اس کے بعد دونوں نے آدھا آدھا سوُپ پیا۔ باورچی کو خوب مزا آ گیا۔

اس نے کہا۔ ''میں نے ایسا سؤپ اپنی زندگی میں کبھی نہیں پیا تھا۔'' بوڑھے نے بھی خوب ڈٹ کر سؤپ پیا۔ اب بارش رک گئی۔ بوڑھے نے باورچی سے جانے کی اجازت مانگی۔ باورچی نے کہا۔ ''میرے پاس ایک پونڈ ہے۔ تم مجھے یہ پتھر دے دو۔ میں عمر بھر تمہارا احسان مانوں گا۔''

بوڑھے نے وہ پتھر باورچی کو دے دیا۔ اور پونڈ جیب میں ڈال کر چلتا بنا اور سوچنے لگا کہ لوگ ٹھیک ہی کہتے ہیں کہ ''عقل بڑی ہوتی ہے نہ کہ بھینس۔'' جب ذرا باہر نکل گیا تو باورچی کو آواز دے کر بولا۔ ''کیوں بھائی ہانڈی پکانے کی ترکیب تو آ گئی؟'' ہاں۔ اور کیا۔ اب تو میں خود پکا سکتا ہوں۔ تم فکر مت کرو۔ تمھارا بہت بہت شکریہ۔ ''کتنا مزے کا ہوتا ہے پتھر کا سؤپ۔''

اطہر پرویز

معنی یاد کیجیے

سُوپ	:	شوربہ، سالن
خوشامد	:	چکنی چپڑی باتیں، چاپلوسی
کسر ہے	:	کمی ہے
ٹکٹکی باندھنا (محاورہ)	:	پلک جھپکائے بغیر دیکھنا
جوں کا توں	:	جیسا کا تیسا
پونڈ	:	انگلینڈ میں چلنے والے سکّے کا نام
احسان ماننا	:	ممنون ہونا، شکر گذار ہونا

سوچیے اور بتائیے۔

1. بوڑھا کہاں رہتا تھا؟
2. بوڑھے کو سفر کے دوران کیا مصیبت پیش آئی؟
3. بوڑھے نے باورچی سے کیا درخواست کی؟
4. بوڑھے کو اپنی بھوک مٹانے کے لیے کیا ترکیب سوجھی؟
5. بوڑھے نے پتھر کا سُوپ کس طرح تیار کیا؟
6. باورچی کس بات سے حیرت میں پڑ گیا؟
7. باورچی نے بوڑھے کو خوش ہو کر کیا دیا؟
8. بوڑھے نے یہ کیوں کہا کہ عقل بڑی ہوتی ہے نہ کہ بھینس؟

© NCERT not to be republished

صحیح جملوں پر صحیح (✓) اور غلط پر غلط (×) کا نشان لگایئے۔

1. کسی زمانے میں ایک بوڑھا رہتا تھا وہ تھا بڑا بے وقوف۔ ( )
2. وہ ایک بار دور دراز کے سفر پر روانہ ہوا۔ ( )
3. بوڑھا سردی کے مارے تھر تھر کانپ رہا تھا۔ ( )
4. بوڑھے کے بدن میں گرمی آئی تو اُس کی بھوک ختم ہوگئی۔ ( )
5. بوڑھے نے ایک گندا پتھر جیب سے نکالا اور ہانڈی میں ڈال دیا۔ ( )
6. بوڑھے نے مرغی کا سارا گوشت ہانڈی میں ڈال دیا۔ ( )
7. باورچی نے کہا میرے پاس کچھ بھی نہیں ہے۔ یہ پتھر مجھے مفت میں دے دو۔ ( )
8. کتنا مزے کا ہوتا ہے پتھر کا سُوپ۔ ( )

نیچے دیے ہوئے لفظوں کو اپنے جملوں میں استعمال کیجیے۔

شاندار خوشامد ترکیب سُوپ مزہ حیرت

ان لفظوں کے متضاد لکھیے۔

گرمی عقل مند خوشبو آدھا صبر

عملی کام

- بوڑھے نے پتھر کا سُوپ کس طرح تیار کیا، اپنے لفظوں میں لکھیے۔

© NCERT not to be republished

غور کرنے کی بات

- اس کہانی میں باورچی کی سادگی اور نیکی سے چالاک بوڑھے نے فائدہ اٹھالیا، اپنی بھوک بھی مٹائی اور ایک پونڈ بھی حاصل کرلیا۔ اتنی سادہ لوحی بھی کسی کے لیے مناسب نہیں ہے۔

© NCERT not to be republished